”مسلم خواتین کو اب شریعت کے تحفظ کیلئے اپنا لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا“

دھولیہ میں طلاق ثلاثہ بل کے خلاف خواتین کا کامیاب ترین جلسہ۔ پردہ نشین مسلم عورتوں کا جم غفیر۔ حکومت سے طلاق ثلاثہ بل واپس لینے کا مطالبہ۔ مالیگاؤں میں بھی ۱۵؍فروری کے احتجاج کی تیاریاں زوروں پر

آئی شیخ ؍ مختار عدیل

دھولیہ: آل انڈیا مسلم پرسنل بورڈ شہر کے علمائے کرام اور دونوں جمعیۃ علماء ہند کے علاوہ متعدد ملی، سماجی اور سیاسی تنظیموں کے اشتراک سے اقبال روڈ سے متصل کارپوریشن کی اردو اسکول نمبر ۸؍ کے وسیع و عریض میدان پر طلاق ثلاثہ بل کی مخالفت میں خواتین کا احتجاجی جلسہ منعقد کیا گیا۔ شہر کے ہر علاقے سے مسلم خواتین کا کارواں جلسہ گاہ کی طرف ہی جاتا ہوا نظر آیا۔ نقاب پوش خواتین جوق در جوق خاموش ریلی کی شکل میں اسکول نمبر ۸؍ کے میدان میں پہنچیں۔ منعقدہ احتجاجی جلسے کی صدارت ہر وقت عورتوں کے حقوق کیلئے کام کرنے والی معمر سماجی کارکن سبیلہ آپا نے انجام دی۔

اس موقع پر معروف سماجی کارکن ڈاکٹر عرشین مجاور نے کہا کہ ”آج کے حالات میں ہمیں اس احتجاجی جلسہ کی ضرورت کیوں پیش آئی، یہ قابل غور بات ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ”مسلم خواتین کے حقوق کا جھانسہ دے کر موجودہ حکومت شریعت میں مداخلت کررہی ہے۔“ اورنگ آباد سے آئی ہوئی سماج خدمت گار شگفتہ سبحانی نے طلاق ثلاثہ، مسلم پرسنل لاء بورڈ، مسلم وومین پروٹیکشن ایکٹ ۲۰۱۸ء کے موضوع پر خطاب کیا۔ موصوفہ نے ہر ایک موضوع پر مفصل طریقے سے روشنی ڈالی اور خواتین کو تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ ”طلاق ثلاثہ بل خواتین کو تحفظ نہیں فراہم کرتا بلکہ انہیں مشکل میں ڈالتا ہے۔ یہ بل محض حکومت نے اپنے ووٹروں کو خوش کرنے کیلئے منظور کیا ہے۔“ مدرسہ جامعات الذاکرات کی معلمہ سمیہ پروین نے ”موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں“ عنوان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم شریعت مطہرہ کا تحفظ اس پر عمل کرکے ہی کرسکتے ہیں۔ اگر ہم نے فوراً اسلامی اصولوں کو نہیں اپنایا تو حکومت یوں ہی ہمارے مذہبی معاملات میں مداخلت کرتی رہے گی۔“ اورنگ آباد سے آئی ہوئی سماجی خدمت گار شبانہ عینی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ”حکومت ہمارے شرعی معاملات میں مداخلت کرنا بند کرے۔ اگر مسلم خواتین کی اتنی ہی فکر ہے تو ان کی تعلیم کا انتظام کرے۔“ صدارتی خطبہ میں سبیلہ آپا نے کہا کہ ”اس احتجاجی جلسے کے بعد مسلم خواتین کو اپنا لائحہ عمل تیار کرنا ضروری ہے۔ آج کے حالات میں اسلامی تعلیمات کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ ہمیں بچوں کی تعلیم و تربیت کی فکر کرنی چاہئے۔ یہی ایک طریقہ شریعت کے تحفظ کا۔“

اس کے بعد مسلم خواتین، ڈاکٹرس، وکلاء، ملی، سماجی اداروں کی باا ثر خواتین کا وفد سید محمد مفتی قاسم جیلانی کی قیادت میں ضلع کلکٹر کے دفتر پہنچا جہاں ڈپٹی کلکٹر اروند انتولکر کو طلاق ثلاثہ بل واپس لینے سے متعلق ایک میمورنڈم دیا گیا۔ یہ میمورنڈم ضلع انتظامیہ کی معرفت صدر جمہوریہ ہند اور وزیر اعظم کو روانہ کیا جائے گا۔

دائیں تصویر میں احتجاجی جلسے میں شامل خواتین کا جم غفیر دیکھا جاسکتا ہے جبکہ بائیں جانب اسٹیج پر مقررہ خواتین کو دیکھا جاسکتا ہے (تصاویر: انقلاب)

مالیگاؤں میں رکشا والوں کی رضا کارانہ خدمت

ادھر مالیگاؤں میں بھی ۱۵؍فروری کو ہونے والے احتجاج کی تیاریاں زور وشور سے جاری ہیں۔ شہر کے رکشا والوں نے رضا کارانہ طور پر احتجاج میں شامل ہونے والی خواتین کو جلسہ گاہ (اے ٹی ٹی ہائی اسکول) تک لانے اور واپس ان کے گھروں تک پہنچانے کیلئے مفت خدمات انجام دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ دراصل دارالخیر میں منعقدہ میٹنگ میں منتظمین نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ خواتین کی سہولت اور پردے کے اہتمام کی خاطر رکشا والوں کو اس بات پر آمادہ کرنا ضروری ہے کہ وہ احتجاج میں شامل ہونے والی خواتین کو اپنے رکشا میں مفت لانے لے جانے کا نظم کریں۔ رکشا والوں سے بات کرنے پر انہوں نے اس کیلئے رضامندی ظاہر کردی ہے جس سے احتجاج میں شامل ہونے والی خواتین کی تعداد میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ راستے میں جگہ جگہ پینے کے پانی کا انتظام کیا جارہا ہے اور دیندار رضا کاروں کو متعین کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نیز مدرسوں کی طالبات اور معلمات کی احتجاج میں شرکت کو بھی یقینی بنایا جارہا ہے۔

ادھر پولیس انتظامیہ نے اب تک اس احتجاج کے تعلق سے اجازت دینے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ پولیس انتظامیہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی ہاتھ نہیں لگی۔ ادھر ضلع انتظامیہ نے کہا ہے کہ میمورنڈم دینے کیلئے جلوس کو کلکٹر آفس نہ بھیجا جائے بلکہ انتظامیہ کے نمائندے خود اے ٹی ٹی ہائی اسکول پہنچ کر مکتوب کو قبول کریں گے۔ اس تعلق سے احتجاج کے منتظمین کا کہنا تھا کہ ابھی کئی اہم عہدے داران اور ذمہ داران شہر سے باہر ہیں۔ ان کے آجانے کے بعد اس تعلق سے حتمی فیصلہ کیا جائے گا کہ ضلع انتظامیہ کو میمورنڈم دینے کی کیا صورت ہوگی ساتھ ہی پولیس انتظامیہ سے اجازت حاصل کرنے کا معاملہ بھی فوراً حل کرلیا جائے گا۔

مہاراشٹر میں پہلی بار اردو میڈیم کیلئے ’تعلیمی کارواں‘ کے انعقاد کا اعلان

۱۰؍ سے ۱۲؍ مارچ کو اورنگ آباد میں نمائش منعقد ہوگی۔ ریاست بھر کے ۱۱؍ ہزار ۹۶۴؍ اسکولوں میں زیر تعلیم ۱۱؍ لاکھ طلبہ مستفید ہوں گے

ممبئی: (سعادت خان) مہاراشٹر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت کی جانب سے مراٹھی کے بعد اردو میڈیم کیلئے تعلیمی کارواں (شکشنا چی واری) نمائش کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس سے ریاست کے ۱۱؍ ہزار ۹۶۴؍ اردو اسکول اینڈ جونیئر کالج کے ۱۱؍ لاکھ طلبہ مستفید ہوں گے۔ پہلا اردو کارواں نمائش ۱۰؍ سے ۱۲؍ مارچ کے درمیان اورنگ آباد میں منعقد کیا جائے گا جس میں ممبئی سمیت ریاست کے ساڑھے ۳؍ ہزار اساتذہ کی شرکت متوقع ہے۔

’مہاراشٹر ودیا پرادھی کرن پونے‘ کی اردو شاخ کے انچارج توصیف پرویز نے انقلاب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ”حکومت کی جانب سے اردو میڈیم کیلئے کیا گیا مذکورہ اعلان تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے قبل صرف مراٹھی میڈیم کیلئے اس طرح کی نمائش کا اہتمام کیا جاتا تھا جس میں اردو میڈیم کے اساتذہ بھی شرکت کرتے تھے مگر اس سے انہیں کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ اب اردو میڈیم کیلئے خصوصی نمائش کی جارہی ہے۔ اس سے اردو میڈیم کے اساتذہ تو مستفیض ہوں گے ساتھ ہی طلبہ کا بھی بڑا فائدہ ہوگا۔“

تعلیمی کارواں کے تعلق سے انہوں نے کہا کہ ”اس کیلئے ۱۵؍ موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مثلاً مہاراشٹر کے کسی دیہی علاقہ کا کوئی ٹیچر، منفرد انداز میں بڑی آسانی سے ریاضی کے سوالات حل کرتا ہے تو اس کا ایک اسٹال اس نمائش میں حکومت کی جانب سے لگایا جائے گا۔ نمائش میں شرکت کرنے والے تمام اساتذہ اس ٹیچر کے تجربہ سے استفادہ کریں گے تاکہ اپنے اسکولوں کے طلبہ کو مشکل سوالات کو آسانی سے حل کرنے کا ہنر سکھا سکیں۔ اسی طرح اگر کوئی ٹیچر ڈراپ آؤٹ بچوں کو دوبارہ اسکول میں داخل کروانے میں نمایاں کردار ادا کرچکا ہے، تو وہ نمائش میں شرکت کرنے والے اساتذہ کی

> **۱۵؍ موضوعات**
> کا انتخاب اس نمائش کیلئے کیاگیا ہے۔ مثلاً مہاراشٹر کے کسی دیہی علاقہ کاکوئی ٹیچر، منفرد اندازمیں بڑی آسانی سے ریاضی کے سوالات حل کرتاہےتو اس کا ایک اسٹال اس نمائش میں حکومت کی جانب سے لگایاجائےگا۔ نمائش میں شرکت کرنےوالے تمام اساتذہ اس ٹیچرکےتجربہ سےاستفادہ کریں گے۔

رہنمائی کرے گا۔ تاکہ یہ اساتذہ اپنے حلقوں میں ڈراپ آؤٹ بچوں کو دوبارہ اسکول تک لانے کی کوشش کریں۔ علاوہ ازیں ای لرننگ اور ڈیجیٹل کلاس وغیرہ کے بارے میں بھی معلومات فراہم کی جائے گی۔“

توصیف پرویز کے مطابق ”نمائش میں ۵۰؍ اسٹال لگائے جائیں گے جن میں اردو میڈیم کے اوّل تا بارہویں جماعت کے نصاب سے متعلق ماہرین اپنے تجربات پر روشنی ڈالیں گے۔ اردو میڈیم کے اساتذہ سے اپیل ہے کہ وہ اس سنہرے موقع سے استفادہ کریں۔ جو لوگ نمائش میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ

www.research.net/r/urduwari

لنک پر جاکر تمام معلومات حاصل کریں اور ۲۰؍ فروری تک آن لائن درخواست دیدیں۔

’مہاراشٹر ودیا پرادھی کرن‘ کے ڈائریکٹر سنیل مگر سے بھی انقلاب نے موبائل پر گفتگو کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے فون ریسیو نہیں کیا۔ اکھل بھارتیہ اردو شکشک سنگھ کے ریاستی جنرل سیکریٹری ساجد نثار نے انقلاب کو بتایا کہ ”مراٹھی تعلیمی نمائش میں متعدد مرتبہ شرکت کرنے کا موقع ملا ہے۔ ہماری دیرینہ خواہش تھی کہ مراٹھی کی طرح اردو میڈیم کیلئے بھی تعلیمی کارواں کا انعقاد کیا جائے۔ اس تعلق سے ہماری تنظیم نے متواتر ریاستی وزیر تعلیم، سیکریٹری اور دیگر اعلیٰ افسران سے اپیل کی تھی۔ ہمیں خوشی ہے کہ انتظامیہ نے مذکورہ نمائش کی اجازت دے کر اردو میڈیم کے اساتذہ اور طلبہ کی خواہش کو پورا کیا ہے۔“

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ”اس نمائش میں ساڑھے ۳؍ ہزار اساتذہ شرکت کریں گے، ان کے آمدورفت کا خرچ انتظامیہ برداشت کرے گی“

یونانی طبی کانکلیو اور نمائش کامیابی سے ہمکنار

مولانا غلام احمد وستانوی کو ’نشان حکیم اجمل‘ ایوارڈ جبکہ حکیم طلحہ ابراہیم کو ’حکیم نظیف عثمانی‘ ایوارڈ

ایوارڈ کی تقریب میں شرکاء اور مہمانان کو اسٹیج پر دیکھا جاسکتا ہے

ممبئی: (سعادت خان) مسیح الملک حکیم اجمل خان کے ۱۵۰ویں یوم پیدائش کی مناسبت سے انجمن اسلام، ممبئی اور مہاراشٹر کی ۶؍ یونانی طبیہ کالجوں کے زیر انصرام منعقدہ سہ روزہ یونانی طبّی کانکلیو اور نمائش کا پیر کو صابو صدیق پالی ٹیکنیک گراؤنڈ میں تقسیم انعامات کی تقریب سے اختتام ہوا۔ اس موقع پر ’نشانِ حکیم اجمل ایوارڈ‘ جو ایک لاکھ روپے، ٹرافی اور توصیفی سند پر مشتمل تھا مولانا غلام محمد وستانوی کو ان کی طبی، دینی، علمی اور انسانی خدمات کی بنیاد پر دیا گیا۔

’حکیم نظیف احمد عثمانی میموریل ایوارڈ‘ جو ۵۱؍ ہزار روپے، ٹرافی اور توصیفی سند پر مشتمل تھا۔ وہ ہندوستانی دواخانہ بھیونڈی کے حکیم طلحہ ابراہیم کو ان کی ۵۰؍ سالہ طبی خدمات کے عوض دیا گیا۔ علاوہ ازیں ۳؍ دنوں تک ہونے والے مختلف مقابلہ جاتی پروگرام میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا۔ پروگرام کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر ظفر سریش والا نے شرکت کی۔ حج کے فرائض ڈاکٹر وسیم الرحمٰن، ایم اے خان (سی ای او حج کمیٹی)، مولانا محمود دریا آبادی اور ڈاکٹر ایس ایم حسین نے ادا کئے۔

اس موقع پر مولانا حذیفہ وستانوی نے ایک اہم اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ”امام شافعیؒ کا قول ہے کہ دنیا میں علم دین کے بعد سب سے اہم علم علمِ طب ہے۔ لہٰذا اس کی اہمیت اور افادیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ علم طب کے فروغ کیلئے ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے گا۔ اس کے اخراجات ہم برداشت کریں گے۔ جن اداروں کو اس کارِ خیر میں شامل ہونا ہے ان کا خیر مقدم ہے۔“

اس پورے یونانی طبّی کانکلیو اور نمائش کی کامیابی میں معروف صحافی امتیاز خلیل کا کلیدی رول رہا۔ قبل ازیں ’یونانی طبّ کی موجودہ صورتحال اور اسکی تجدید کے امکانات‘ کے موضوع پر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ علی گڑھ کے پروفیسر یوسف امین، پروفیسر انوار احمد، بنگلور کی ڈاکٹر روحی زماں اور چنئی کے ڈاکٹر یاسر عرفات نے مذکورہ عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر ریحان انصاری نے کی۔ اس طرح یہ سہ روزہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

کوریئر کمپنی نے امیزون کمپنی کو ۳؍ لاکھ کا چونا لگایا

پنڈھر پور: (ایجنسی) ایک طرف جہاں گزشتہ دنوں یہ خبر آئی تھی کہ فلپ کارٹ نے اپنے گاہکوں کو کیمرے کی جگہ پائپ کے ٹکڑے پیک کرکے بھیجے تھے وہیں اب یہ خبر ملی ہے کہ پنڈھر پور میں آن لائن شاپنگ کمپنی امیزون کو تین لاکھ کا چونا لگایا گیا ہے۔ اور یہ دھوکہ کسی گاہک یا ایجنٹ نے نہیں بلکہ ایک کوریئر کمپنی نے کی ہے۔ پنڈھر پور تعلقے میں چند لوگوں نے امیزون سے مختلف کمپنیوں کے موبائل فون منگوائے تھے۔

> **پیشہ ورانہ فریب دہی**

ان میں سے ۳۰؍ لوگوں نے موبائل میں ان کے مطالبے کے مطابق سپلائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ پارسل قبول نہیں کیا۔ کوریئر کمپنی نے یہ سارے موبائل امیزون کو واپس کرنے کے بجائے ڈبوں میں سے نکال کر خود رکھ لئے اور ان ڈبوں میں بے کار چیزیں بھر کر امیزون کو روانہ کر دیئے۔ اس طرح تقریباً ۳؍ لاکھ روپے کے یہ سارے موبائل کوریئر کمپنی نے دیگر گاہکوں کو فروخت کردیئے۔

اتنے بڑے پیمانے ڈبوں کی واپسی اور ان میں سے بے کار چیزوں کے برآمد ہونے پر امیزون کمپنی کو کسی دھوکہ دہی کا احساس ہوا۔ لہٰذا اس نے پہلے اپنی سطح پر اس کی جانچ کروائی، اس کے بعد دھوکا دہی کی تصدیق ہونے کے بعد پنڈھر پور پولیس اسٹیشن میں اس کی شکایت درج کروائی۔ پولیس نے ان پارسلوں کو گاہکوں تک پہنچانے والی کوریئر کمپنی کے مالک اور ملازمین کو حراست میں لیا۔ تفتیش کے دوران کوریئر کمپنی کے ملازمین نے پارسل میں سے موبائل نکال کر فروخت کرکے اس قیمت سے ایک ٹیمپو خریدنے کی بات قبول کی ہے۔ پولیس نے تمام ملزمین کو گرفتار کرنے کے بعد انہیں عدالت میں پیش کیا۔ عدالت نے تمام ملزمین کو پولیس حراست میں بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

”حکومت بجٹ سیشن سے پہلے ہی ژالہ باری سے متاثر کسانوں کی مدد کرے“

ودھان سبھا کے اپوزیشن لیڈر رادھا کرشن وکھے پاٹل کا فرنویس حکومت سے مطالبہ۔ ٹیچروں کے تقرر اور ایس ٹی ملازمین کی معطلی پر سخت تنقید

ممبئی: (ایجنسی) ژالہ باری سے متاثرہ کسانوں کی مدد سیشن سے قبل ہی کی جائے ایسا مطالبہ ودھان سبھا میں اپوزیشن لیڈر رادھا کرشن وکھے پاٹل نے کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹیچروں کی تقرری اور ایس ٹی ملازمین کی معطلی کے تعلق سے بھی حکومت پر تنقید کی۔

ژالہ باری کے متاثرین کو امداد

اپوزیشن رادھا کرشن وکھے پاٹل نے کہا کہ ریاست کے مختلف علاقوں میں بادل اور ژالہ باری کی وجہ سے فصلوں کو ہونے والے نقصانات کا فوراً پنچنامہ کرکے بجٹ سیشن شروع ہونے سے قبل ہی اس کی بھرپائی کردی جائے۔ ریاست میں قدرتی آفات کے تعلق سے ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وکھے پاٹل نے کہا کہ ”ودربھ، مراٹھواڑہ اور خاندیش میں مختلف مقامات پر بادل اور ژالہ باری کی وجہ سے بڑے پیمانے پر نقصانات کی شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کئی علاقوں میں تیار فصل خراب ہوگئی، ساتھ ہی کاٹ کر رکھی گئی فصلوں کو بھی نقصان ہوا ہے۔“ انہوں نے کہا کہ ”اس نقصان کا پنچنامہ کرکے نقصان کی بھرپائی ہم نے آج ہی حکومت سے کی ہے اور حکومت نے پنچنامہ کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔“

پاٹل نے شیوسینا کو ایس ٹی ملازمین سے سبق سیکھنے کی نصیحت کی ہے

ٹیچروں کی تقرری کا معاملہ

واضح رہے کہ گزشتہ دنوں اسکولی تعلیم کے وزیر ونود تاوڑے نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ ۶؍ ماہ کے اندر ریاست میں خالی پڑی ۲۴؍ ہزار ٹیچروں کی اسامیاں پر کی جائیں گی۔ اس پر رادھا کرشن نے سوال کیا کہ ”لیکن اہلیتی ٹیسٹ ہوچکا ہے تو پھر حکومت کو ۶؍ ماہ تک رکنے کی کیا ضرورت ہے؟ حکومت سنجیدہ ہے تو پھر فوری طور پر تقرری کا عمل شروع کرے اور اسے دو ماہ میں ۲۴؍ ہزار ٹیچروں کی اسامی کو پر کرے۔“ پاٹل نے سوال کیا کہ اپنی تشہیر کی خاطر کچھ بھی علان کردینا اس حکومت کی عادت ہے جو ہم کئی بار دیکھ چکے ہیں۔ لہٰذا سوال یہ اٹھتا ہے کہ ۶؍ ماہ میں ۲۴؍ ہزار ٹیچروں کے تقرر کے وزیر تعلیم کے اعلان پر کیسے بھروسہ کیا جائے؟“ اپوزیشن لیڈر نے حکومت کو وارننگ دی کہ ”اگر شکشک بھارتی کے تعلق سے فوری کارروائی نہیں کی گئی تو بجٹ سیشن میں حکومت کے خلاف جارحانہ رخ اختیار کرنا پڑے گا۔“

شیوسینا ایس ٹی ملازمین سے سیکھے

اس موقع پر وکھے پاٹل نے کہا کہ ایس ٹی ملازمین کو جیب میں استعفیٰ رکھ کر گھومنے والی شیوسینا نہ سمجھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ”وزیر برائے ٹرانسپورٹ دیواکر راؤتے کو وزارت سنبھالنی نہیں آتی ہے تو وہ چلتے بنیں، ایسی حق بات کہنے والے ایس ٹی ملازم شرد جنگم کو معطل کرنے کے بجائے شیوسینا کو ان سے سبق سیکھنا چاہئے۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”ایس ٹی ملازمین نے تنخواہ میں اضافے کی خاطر احتجاج کیا تھا اسلئے حکومت ناراض ہے۔ ریٹائرڈ ملازمین اس احتجاج میں شامل تھے اسلئے حکومت نے انتقاماً ان کی سہولیات میں تخفیف کی ہے۔ حالانکہ حکومت کو چاہئے تھا کہ وہ اپنا احتساب کرتی کہ کہیں اس سے کوئی غلطی تو نہیں ہوئی ہے؟

بھاگوت کی موشگافی کا سوشل میڈیا پر مضحکہ اڑا، ’دیش کیلئے لڑنا نفرت پھیلانے والوں کے بس کی بات نہیں‘

اظہر مرزا
inquilab@mid-day.com

بھگوا تنظیم آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت اپنے ایک متنازع بیان کے سبب سوشل میڈیا پر تنقیدوں کی زد میں ہیں۔ بھاگوت نے

۲؍ دن قبل بہار کے مظفر پور میں منعقدہ ایک تقریب کے دوران کہا تھا کہ ”اگر ضرورت پڑتی ہے تو ملک کیلئے لڑنے کی خاطر آر ایس ایس کے پاس ۳؍ دن کے اندر فوج تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔“ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ ”فوج کو جوانوں کو تیار کرنے میں ۶؍ سے ۷؍ مہینے لگ جائیں گے لیکن سنگھ اپنے کارکنوں کو ۳؍ دن میں تیار کرلے گا۔“ ذرائع ابلاغ میں متذکرہ بیان کے عام ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر تاثرات کا سیلاب اُمڈ پڑا۔ ”#بھاگوت“، ’#موہن بھاگوت‘ اور ’#بھاگوت آرمی اینالاگی‘ کے زیر عنوان لوگوں نے جم کر لتاڑا۔

فوج کے متعلق بیان پر لوگ یوں بھڑکے

مانسی یادو (mansiyadav003) نامی خاتون نے ٹویٹر پر اپنے تاثرات کا اظہار یوں کیا کہ ”موہن بھاگوت کے ذریعہ فوج پر متنازع بیان دینے پر سرکار کچھ بھی کہنے سے بچ رہی ہے لیکن دلال میڈیا اور خاص کر ریپبلک ٹی وی بچاؤ میں اتر آئی ہے۔ اس بات سے تو یہ ثابت ہوگیا کہ سنگھ اور سنگھ کے زیر نگراں چلنے والی سرکار، فوج کی کتنی عزت کرتی ہے۔“

کرناٹک پردیش کانگریس کمیٹی کے ورکنگ صدر دنیش گنڈو راؤ (dineshgrao) نے لکھا کہ ”انہوں نے مہاتما کی بے عزتی کی، امبیڈکر کی بے عزتی کی، دلتوں کی بے عزتی کی، عورتوں کی بے عزتی کی، اب فوج کی بے عزتی کرکے آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت مزید نیچے گر گئے۔“

اشتیاق خان (ishtiaq787) نے لکھا کہ ”ڈیئر موہن بھاگوت، آپ کے سیاسی پارٹیوں سے نظریاتی اختلافات ہوسکتے ہیں۔ لیکن کم ازکم ہماری مسلح افواج کی بے عزتی تو نہ کریں، بیان بازی میں اتنے بھی نیچے نہ گریں۔ ویسے بھی آپ لوگ کذب بیانی اور نفرت پھیلانے میں ماہر ہیں۔ دیش کیلئے جنگ لڑنا آپ کے بس کی بات نہیں۔“

ولوبھ سنگھ پاٹنکر (vilobhpatankar) نے یوں چٹکی لی کہ ”آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کو ایسا لگتا ہے کہ ایک جوان کو تیار کرنے کیلئے ہندوستانی فوج ۶؍ سے ۷؍ ماہ کا وقت صرف کرتی ہے لیکن آر ایس ایس اپنے رضا کاروں کو ۳؍ دن میں تیار کرسکتی ہے۔ میری (وزیر دفاع) نرملا سیتارمن سے درخواست ہے کہ وہ بطور ’ٹرائل ورژن‘ بھاگوت کو اکیلے ہی ہندوستانی فوج میں شمولیت کی اجازت دے دیں۔“

حمایتی بھی میدان میں اُترے

نوین پٹیل (nav_nirvana) نے بھاگوت کے بیان کا یوں دفاع کیا کہ ”درباری میڈیا نے ایک اور ’ہٹ جاب‘ کیا۔ موہن بھاگوت نے اصل میں یہ کہا تھا کہ ”فوج ہمارے لوگوں (سویم سیوکوں) کو سرحد پر لڑنے کیلئے ۳؍ دن میں تیار کرسکتی ہے۔“

فرقہ واریت کو ہوا دینے اور نفرت انگیز ٹویٹس کے معاملے میں ٹویٹر کی جانب سے ’اکاؤنٹ معطلی‘ کی سزا پاچکی خاتون صحافی جاگرتی شکلا (jagratishukla29) نے آر ایس ایس سربراہ کے بیان کی یوں لیپا پوتی کی کہ ”موہن بھاگوت یہ پیغام دینا چاہتے تھے کہ اگر ضرورت پڑی تو آر ایس ایس، فوج کے شانہ بشانہ لڑنے کیلئے ہمیشہ تیار ہے۔ وہ اپنی بات کہنے کیلئے غیر موزوں الفاظ استعمال کرگئے...“

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت

طلبہ پر ’مودی بھکتی‘ تھوپنے کی کوشش

ممبئی: (ایجنسی) ریاستی حکومت کی مودی بھکتی ملک کا مستقبل سمجھے جانے والی نوجوان نسل پر بھی تھوپی جارہی ہے۔ ریاست کے محکمہ تعلیم نے عظیم شخصیات کی فہرست میں مودی کو بھی زبردستی لاکر بٹھا دیا ہے۔ اسکولوں کی لائبریریوں میں مہاتما پھولے، شاہو مہاراج اور بابا صاحب امبیڈکر سے زیادہ مودی کی کتابیں خرید کو بھری جارہی ہیں۔ اس کیلئے محکمۂ تعلیم نے تقریباً ۶۰؍ لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ مراٹھی، گجراتی، ہندی اور انگریزی زبانوں میں مودی کی شخصیت پر لکھی گئی کتابوں کو اسکولوں میں تقسیم کیا جانے والا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ چاچا چودھری کے طرز پر لکھی گئی کتابوں نے بھی عظیم شخصیات پر لکھی ہوئی کتابوں کو مات دیدی ہے۔

مختلف اسکولوں میں پہلی جماعت سے لے کر پانچویں جماعت تک میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ میں عظیم شخصیات سے متعلق معلومات میں اضافہ ہو اس مقصد سے مہاتما پھولے، مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بھابھا صاحب امبیڈکر جیسی شخصیات پر لکھی گئی کتابیں ہر سال خریدی جاتی ہیں اور ان کتابوں کو اسکولوں کی لائبریریوں میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ لیکن اس سال سے ان عظیم شخصیات کے علاوہ وزیر اعظم نریندر مودی پر لکھی گئی کتابوں کو خریدنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

حتیٰ کہ مودی پر لکھی گئی کتابوں کی تعداد ان عظیم شخصیات سے متعلق کتابوں کی تعداد سے تجاوز کرگئی ہے۔ حکومت اس مد میں کوئی ۶۰؍ لاکھ روپے خرچ کرے گی۔ محکمۂ تعلیم کے ٹینڈروں کے انڈیکیٹر پر ہی یہ معلومات درج ہے۔ لہٰذا اب اگر اسکولی بچے سب سے زیادہ مودی کے تعلق سے ہی کتابیں پڑھیں گے تو ان کا مستقبل کیسا ہوگا کہ یہ ہمیں اور آپ کو ہی غور کرنا ہے۔